الدرس العاشر

دسواں درس

النبي ﷺ في المدينة

نبی ﷺ مدینہ میں

جس جگہ آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی اس جگہ کو خرید کر آپ نے مسجد بنادیا، آپ نے مہاجرین {جو لوگ مکہ سے گھر بار چھوڑ کر آپ کے ساتھ آئے تھے} اور انصار {جن اہل مدینہ نے آپ کو اور مہاجر صحابہ کو پناہ دی تھی} کے درمیان بھائی چارہ قائم کردیا، اس طرح کہ ایک انصاری ساتھی کو ایک مہاجر کا بھائی قرار دے دیا، جو اُس کے مال میں بھی اس کا شریک ہوگیا، اور مہاجر و انصار مل کر کام کرنے لگے، اور اُن کے درمیان بھائی چارے کی فضا مضبوط ہوگئی۔

- مکہ کے قریشیوں اور یہودیوں کے درمیان تعلقات پہلے سے موجود تھے، قریشی یہودیوں کے ذریعے سے مسلمانوں کے درمیان تفریق ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے تھے، نیز مکہ کے قریشی مسلمانوں کو دھمکاتے تھے کہ اُن کو بالکل ختم کرکے دم لیں گے، اس طرح مسلمان داخلی اور خارجی طور پر دہرے خطرے میں گھرے ہوئے تھے، حالات اس حد تک پریشان کُن ہوگئے تھے، کہ صحابہ کرام ہتھیار ساتھ رکھ کر سوتے تھے، ایسے پریشان کن حالات میں اللہ تعالی نے جہاد کی اجازت نازل فرمادی۔ اب رسول اللہ ﷺ اِدھر اُدھر فوجی دستے بھیجنے لگے، تاکہ دشمن کی نقل وحرکت کی خبر رکھی جاسکے، اس کے ساتھ ساتھ آپ نے تجارتی قافلوں پر بھی دباؤ بڑھانا شروع کردیا، تاکہ ان لوگوں کو مسلمانوں کی طاقت کا احساس ہو، اور کافر بھی باہمی پُرامن رہنے کی بات کریں اور مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ دعوت وتبلیغ کا موقع مل جائے۔ ساتھ ساتھ حضور اکرم ﷺ نے بہت سارے قبائل کے ساتھ معاہدے کئے اور ایک دوسرے کے حلیف بنے۔

معركة بدر الكبرى

غزوۂ بدر

آپ ﷺ نے طے کرلیا کہ شام سے آنے والے تجارتی قافلے کا راستہ روکا جائے، تو آپ تین سو تیرہ ساتھیوں کو لے کر نکلے، ان لوگوں کے پاس صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے اور قریشیوں کا تجارتی قافلہ ہزار ونٹ پر مشتمل تھا، جس کا سربراہ ابوسفیان تھا اور اُس کے ساتھ صرف چالیس آدمی تھے، ابوسفیان کو علم ہوگیا کہ مسلمان اُس کے مقابلے کے لئے آرہے ہیں ابوسفیان نے مکہ والوں کو پیغام بھیج کر صورت حال سے مطلع کردیا، اور امداد کی اپیل کی، اور خود دوسرے راستے سے نکل گیا اور مسلمان اُس کو نا پاسکے، دوسری طرف قریش مکہ ایک ہزار لڑنے والے جوانوں کو لے کر نکلے، ادھر ابوسفیان کا ایلچی بھی آگیا جس نے بتایا کہ قافلہ بچ کر نکل آیا ہے، ابوسفیان کا پیغام تھا کہ واپس مکہ چلے جائیں، لیکن ابوجہل نے واپس جانے سے انکار کردیا اور سفر جاری رکھا۔

- جب رسول اکرم ﷺ کو خبر ہوئی کہ قریش چڑھائی کرآئے ہیں تو صحابہ کرام سے مشورہ کیا، تو بالاتفاق فیصلہ یہ تھا کہ دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے اور اُن سے جنگ کی جائے، سن ۲ ہجری سترہ رمضان المبارک کو دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور شدید جنگ ہوئی، بالآخر مسلمانوں کی جیت پر معرکہ مکمل ہوا، چودہ مسلمان شہید ہوئے ستر مشرک مارے گئے اور ستر ہی قید ہوئے۔ انہی دنوں میں حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ نے وفات پائی آپ حضرت عثمان بن عفان کی زوجہ محترمہ تھیں، حضور اکرم ﷺ کی سفارش پر حضرت عثمان مدینہ منورہ میں رک گئے تھے اور غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تاکہ اپنی بیمار بیوی کے ساتھ رہ سکیں۔ معرکہ بدر کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اپنی دوسری بیٹی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کردیا اسی لئے حضرت عثمان کو 'ذوالنورین' کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے نکاح میں رہیں۔

معرکہ بدر کے بعد مسلمان شاداں وفرحاں مدینہ منورہ کو لوٹے کیونکہ انہیں اللہ تعالی کی مدد مل چکی تھی۔ مسلمانوں کو قیدی بھی ملے اور مال غنیمت بھی ملا۔ جنگی قیدی میں سے کسی نے نقد فدیہ دے کر جان خلاصی کروائی، کسی کو بغیر فدیے کے بھی چھوڑ دیا گیا، کسی کا فدیہ یہ مقرر ہوا کہ وہ دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے۔